البقرۃ : 278

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا
(اے لوگوں جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی ہے وہ چھوڑ دو)

یہاں اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دے رہا ہے۔ جس کے دل میں تقویٰ ہوگا وہ کبھی بھی غلط کام نہیں کر سکتا۔ جب تک انسان کے دل میں اللہ کا ڈر نہیں ہوگا تب تک وہ سودی لین دین اور کوئی بھی حرام کام چھوڑ نہیں سکتا۔ اُس پر بڑی سے بڑی نصیحت اثر نہیں کر سکتی۔ اِسلیے سود چھوڑنے کی نصیحت کرنے سے پہلے کہا گیا اتَّقُوا اللّٰهَ (اللہ سے ڈرو)۔ تمہارا ایمان تقاضہ کرتا ہے کہ تم اللہ سے ڈرو۔

ذَرُوْا (وذر) ← چھوڑنا

تمہارے اپنے اصلی اموال سے زیادہ جو لوگوں کے ذمے سود ہے وہ اب اِس حکم کے بعد چھوڑ دو۔ یعنی سود کا لین دین چھوڑ دو۔

یہ آیتیں جب نازل ہوئیں تو نبی ﷺ نے سب سے پہلے اپنے خاندان (چچا عباس بن عبد المطلب) کا سود ختم کیا۔ اِس آیت سے پہلے سود کی ممانعت میں آیات نازل ہو چکی تھیں۔ اِسلیے بہت سے مسلمان سودی لین دین چھوڑ چکے تھے۔ اگرچہ آخری حرمت کے الفاظ نازل نہیں ہوئے تھے پھر بھی لوگ جان چکے تھے کہ یہ ایک گناہ کا کام ہے۔ لہذا انھوں نے اِسے چھوڑ دیا۔ لیکن کچھ لوگوں کی سود کی رقم دوسروں پر باقی تھیں۔ اور وہ اُن سے سود کی رقم لینے کا تقاضہ کر رہے تھے۔

تفسیر ابن کثیر (Pg. 564-565) ← "یہ آیات ثقیف خاندان کے بنو عمرو بن عمیر اور مخزوم خاندان کے بنو مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ زمانہ جاہلیت میں اُن کا آپس میں سودی لین دین تھا۔ جب اسلام آیا اور یہ لوگ بھی مسلمان ہوگئے تو ثقیف کے خاندان کے لوگوں نے مخزوم خاندان کے لوگوں سے اپنے سود کا مطالبہ کیا تو بنو مغیرہ نے کہا کہ ہم اسلام قبول کرنے کے بعد اب سود ادا نہیں کریگے۔ اِس سلسلے میں مکہ کے نائب عَتَّاب بن اُسَید نے رسول ﷺ کو (اِس معاملے میں) خط بھیجا تو یہ آیت نازل ہوگئی پھر رسول ﷺ نے اُسکی طرف لکھوا بھیجا: يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ [278] فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ [279] [اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے اُس کو چھوڑ دو، پھر اگر تم ایسا نہ کروگے تو اللہ اور اُسکے رسول سے جنگ کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ]۔ یہ آیت سُن کر وہ کہنے لگے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرتے ہیں اور جتنا سود باقی رہ گیا ہے اُسے چھوڑ دیتے ہیں۔ چنانچہ انھوں نے سارے سود کو چھوڑ دیا۔"

اصل رقم تو واپس لے سکتے ہیں لیکن اُس پر سود نہیں لے سکتے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ نے سارے سود کو ختم کیا۔

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
(اگر تم مومن ہو)

اگر تم واقعی ایمان والے ہو تو سود کو چھوڑ دو۔ یہاں ایمان کو چیلنج کیا گیا کہ واقعی تم ایمان کا دعویٰ کرتے ہو تو تمہیں اللہ کی بات ماننا ہوگی۔ اپنے ایمان کا عملی ثبوت دینا ہوگا۔ اگر تم سود کو نہیں چھوڑ رہے ہو تو تمہارا یہ ایمان کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ یعنی تمہارا اللہ، رسول اور قرآن پر ایمان نہیں ہے۔